Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 28 اپریل 1998ء | 1418ھ 28 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 90

بہترین گھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے گھروں میں سے بد تر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک ہوتا ہو۔

(ابن ماجہ ابواب الادب باب حق الیتیم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مرجاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبودار شئے کو اٹھا کر دور پھینک دے۔ پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک...... کا فرض ہے۔ ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونو کا پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کی زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے۔ جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591)

دل اور زبان کو ایک کرنے کی کوشش کرو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب-امام جماعت احمدیہ الاول)

اِبا، مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہوتا ہے۔ کبھی زبان سے اقرار کرتا ہے۔ لیکن دل اس کے ساتھ متفق نہیں ہوتا۔ جس کا نتیجہ نفاق ہوتا ہے اور یہ نفاق آخر کار کفر تک بھی لے جاتا ہے۔ اس لئے دل اور زبان کو ایک کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے توفیق اور فضل چاہو۔ بعض لوگوں کے لئے ان کا مال و دولت خدمت گذاری۔ اور نیکی کا خیال بھی اس امر سے روک دیتا۔ اور ان کے لئے سد راہ ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ضرورت نہ تھی تو خدا تعالیٰ نے اس کو نازل کیوں فرمایا۔ وہ اس پر نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل و فضل پر ہنسی کرتے اور اس کے پر حکمت فعل کو لغو (معاذاللہ) ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ نفس اور شیطان کے اس دھوکا سے ہمیشہ بچیں۔ اپنی کسی بات پر تکبر نہ ہو۔ کیونکہ وہی تکبر پھر کسی اور رنگ و صورت میں انکار کا باعث ہو جاوے گا۔ یہ بہرحال زہر ہے۔ اس سے مطمئن ہو رہنا عقل مندی نہیں ہے۔

بعض نادان۔ ناحق شناس۔ مامور (-) کے آنے پر یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ یعنی اس وقت تک ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو بھی وہی فیض اور فضل نہ دیا جاوے۔ جو (ان) کو دیا گیا ہے۔ یہ بھی محرومی کا بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ جو لوگ ایمان کو مشروط کرتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہاں خدا تعالیٰ کسی کو خالی نہیں چھوڑتا۔ جو اس کی راہ میں صدق و ثبات سے قدم رکھتا ہے۔ وہ بھی اس قسم کے انعامات سے بہرہ وافر لے لیتا ہے۔ جیسے فرمایا (-) جن لوگوں نے اپنے قول و فعل سے بتایا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھائی۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ سے پہلے دو باتیں ضروری ہیں۔ ربنا اللہ کا اقرار اور اس پر صدق و ثبات اور اظہار استقامت۔ (از خطبہ 16- فروری 1905ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

منگل - 28 اپریل 1998ء

7-05 صبح-اردو کلاس
11-20 دوپہر-پشتو پروگرام
3-10 سہ پہر-طبی معاملات
7-05 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس

بدھ - 29 اپریل 1998ء

8-50 صبح-ترجمہ کلام الٰہی کلاس
12-05 دوپہر-ہماری کائنات-سید طاہر احمد
2-05 دوپہر-اردو کلاس
7-00 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جذوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ اپنی قلم کو دین کی تائید میں حرکت دو — صفحہ 3
☆ استقامت کے شہزادے — صفحہ 4
☆ امتحانوں کا امتحان — صفحہ 5
☆ سوئمنگ — صفحہ 1
☆ افغانستان میں تازہ ترین صورتحال — صفحہ 1

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28 شہادت 1377 ہش 28 اپریل 1998ء

نقل کا رجحان

حکومت نے امسال امتحانوں میں نقل کے رجحان کی حوصلہ شکنی کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے خود امتحانی مراکز کا دورہ کیا۔ موقع پر پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا اور جانچ پڑتال کرتے رہے۔

یہ ایک خوش آئند قدم ہے لیکن ناکافی ہے۔ اور ناپائیدار ہے' نہ تو حکومت کے مصروف افسران کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ سارا سال جاری رہنے والے امتحانوں کے مراکز کا دورہ کرتے رہیں۔ اور نہ ہی برائی کو جبر سے مستقل طور پر دبایا جاسکتا ہے۔

اس مقصد کے لئے نیکی کی قوتوں کو ابھارنا ضروری ہے۔ ملک میں سچائی اور دیانتداری کو فروغ دینا ضروری ہے۔ یہ شعور پیدا کرنا ضروری ہے کہ ہر حقدار کو اس کا حق ملے گا۔ ہر ایک سے عدل اور انصاف کا سلوک ہو گا۔ کسی رنگ نسل مذہب کے امتیاز کے بغیر' کسی دولت اور طاقت کے دباؤ کے بغیر۔

جب طلبہ کو یہ پیغام ملے گا کہ انہیں صرف اور صرف ان کی محنت کا صلہ ملے گا اور ناجائز ذرائع ان کی مدد کرنے سے قاصر ہیں تو وہ پوری طرح تعلیم کی طرف راغب ہوں گے۔ اور نقل کا رجحان خود بخود دم توڑ دے گا۔ اور ایک نیا معاشرہ وجود میں آئے گا۔ مگر اس مقصد کے لئے کرپشن اور سفارش کے نظام پر تیز چھری چلانا ہوگی۔

حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے بالائی سطحوں پر کرپشن کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو یہ فیض نیچے بھی جاری ہونا چاہئے۔ یہ وقت کی ضرورت ہے اور ملک و ملت کی بقا اسی میں مضمر ہے۔

یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے

6ھ میں جب حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں اور کافروں کے مابین بات چیت ہو رہی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو نمائندہ بنا کر اہل مکہ سے گفتگو کے لئے بھجوایا۔ اس دوران یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ کو مکہ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اگر اہل مکہ نے قاصد کو قتل کر دیا ہے تو اس قتل کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ اور آپؑ نے اس موقعہ پر صحابہؓ سے جان کی قربانی کا وعدہ لیا۔ جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ جب یہ بیعت ہو رہی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ شاید افواہ غلط ہو خود حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کی۔ یعنی اگر حضرت عثمان یہاں موجود ہوتے تو ضرور اس بیعت میں حصہ لیتے آپؑ نے اپنے ایک ہاتھ کے متعلق فرمایا۔ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اور دوسرا ہاتھ اس کے اوپر رکھ کر بیعت لی۔ بعد میں یہ افواہ غلط ثابت ہوئی اور حضرت عثمانؓ بخیریت واپس آگئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت کے ثواب اور اعزاز سے محروم نہیں رکھا۔

(بخاری کتاب المغازی۔ غزوہ احد)

توبہ! الٰہی توبہ!!

میں گنہ گار سیہ کار الٰہی توبہ
قیدِ عصیاں میں گرفتار الٰہی توبہ

سخت نادم بہ خشوع و **بخضوعِ** قلبی
ہو گیا حاضرِ دربار الٰہی توبہ

ہو کے اک بندۂ ناچیز دلیر اتنا ہو
حق سے ہو برسرِ پیکار الٰہی توبہ

چھوٹے سے چھوٹا گنہ بھی مرے نزدیک ہے شرک
شرک سے میں ہوُا بیزار الٰہی توبہ

دیکھ کر تیرا عذاب ابتو ہزاروں بندے
بول اٹھتے ہیں کئی بار الٰہی توبہ

آگ جیسی بھی ہو۔ ہے تیرے غلاموں کی غلام
کر دے اس نار کو گلزار الٰہی توبہ

سچ ہے سایہ بھی جُدا ہوتا ہے تاریکی میں
کون ہے بے ترے غمخوار الٰہی توبہ

سخت بادل ہیں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا
ہے کہاں مہرِ پُر انوار الٰہی توبہ

دین و دنیا میں ہے ناکارہ بہت بیچارہ
یہ تیرا اکملِ بیمار الٰہی توبہ

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

مرد و زن خورد و کلاں شاہ و گدا آقا غلام
ڈاکٹر انجینئر مزدور تاجر سخنور
مختصر سی زندگی کا لطف پا لیتے سبھی
ہر کسی کو ہر کوئی اپنا سمجھ لیتا اگر

(ڈاکٹر حنیف احمد قمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورۂ آسٹریلیا-29- ستمبر83ء

مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

(گزشتہ سے پیوستہ)

اصل نکتہ یہ ہے کہ جب سے تیل دریافت ہوا ہے پہلے یہ ساری دولت ایک خاندان نے سمیٹی ہوئی تھی اب وہ مجبوراً بدوؤں کو Share کروا رہے ہیں تاکہ ان کے خلاف بغاوت نہ ہو جائے اس لئے یہ بات بھی ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ اب بدوؤں کا مالی معیار اتنا بلند ہو چکا ہو کہ ان کو قربانی کے گوشت کی پرواہ ہی نہ ہو اور ان کی عدم توجہ سے قربانی کے گوشت کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہو۔ یہ بھی سنا ہے کہ اب بدوؤں کے گھروں میں بھی ٹیلی وژن اور وڈیوز کی قسم کی چیزیں آگئی ہیں تو ہو سکتا ہے اس کے بعد ان کو قربانی کے گوشت کی ضرورت نہ رہی ہو۔ نکتہ یہ ہے کہ سعودی حکومت کا یہ فرض تھا کہ وہ فوری طور پر قربانی کے گوشت کو سنبھالنے کا انتظام کرتی کیونکہ خداتعالیٰ نے ضائع کرنے کے لئے تو قربانی نہیں لی۔ اب تو ایسے ماڈرن طریقے ایجاد ہو چکے ہیں گوشت آسانی سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ سعودی حکومت بڑی دولت مند ہے وہ اس کا انتظام کر سکتی ہے۔ یہ بھی سنا ہے کہ کینیڈین گورنمنٹ سے اس سلسلہ میں سعودی حکومت کا کنٹریکٹ ہو گیا ہے اور اب اللہ نے چاہا تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

بہرحال جو بات زیر بحث ہے وہ صرف اتنی ہے کہ اسلام جو قربانی مانگتا ہے اس میں کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ وہ مجبوراً ضائع کرنی پڑے۔ انسان بے توجہی اور بے حسی کی وجہ سے ضائع کر دے تو یہ اور بات ہے لیکن بے اختیاری میں نہیں۔ امیر سے امیر ملک بھی اگر سارا مسلمان ہو جائے تو خداتعالیٰ انسان کو ایسے ذرائع عطا کر چکا ہے کہ وہ وسیع پیمانے پر گوشت کو محفوظ کر دے۔ اور ایسی صورت میں جس طرح ہم ربوہ میں کرتے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ بعض لوگ سستی کرتے ہیں گوشت waste بھی ہو جاتا ہے بعض گھروں میں۔ بعض دفعہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو لوگ چاہتے ہیں کہ قربانی یہاں کر دی جائے ہم ان کی اجتماعی قربانی کروا دیتے ہیں اور پہلے سے غرباء کے محلوں سے رابطہ ہوتا ہے ان میں گوشت تقسیم کروا دیا جاتا ہے۔ پس قربانی کے لئے ضروری تو نہیں کہ انسان خود ہی کرے۔ ایسے ملکوں میں جہاں غریب کوئی نہ ہو وہاں عین ممکن ہے کہ یہ نظام جاری ہو جائے اور جاری ہونا پڑے گا کہ ہم یہ کہیں آپ اپنی قربانی کے سارے پیسے دے دیں باقاعدہ نظام کے تابع اکٹھے جانور ذبح ہوں گے اور ان کا گوشت اسی وقت محفوظ کر لیا جائے گا جس سے سارا سال گوشت کی ضرورت کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ خدا نے یہ کہاں فرمایا ہے کہ اسی وقت کھاؤ۔ جب ضروری نہیں تو بعد میں کھایا جا سکتا ہے۔ پس اگر یہ نظام جاری ہو جائے تو پھر روزمرہ جو جانور ذبح ہوتے ہیں ان میں کمی آجائے گی۔

قربانی کی حقیقی روح رہی یہ بات کہ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح نے خون اور جان کی قربانی دی اور بنی نوع انسان کو بچا لیا تو عیسائیوں کو یہ جواب دینا چاہئے کہ مسیح نے یہ قربانی اپنی مرضی سے ہرگز نہیں دی وہ تو مجبوری کی قربانی تھی۔ حضرت مسیحؑ ساری رات رو رو کر دعائیں کرتے رہے کہ اے خدا! موت کا یہ پیالہ ٹال دے۔ پس اس زبردستی کی قربانی کو مسیح کی قربانی کہنا ہی غلط ہے جب کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے ایسی حیرت انگیز جانی قربانیاں دیں کہ جن کی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ اس کا قرآن کریم نے ثبوت پیش کیا ہے جس کا عیسائی دنیا انکار نہیں کر سکتی۔

میں آپ کو یہ بات سمجھا دینا چاہتا ہوں آپ عیسائی دنیا میں رہ رہے ہیں آپ کو اس دلیل کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ تمام محققین جن کو ہم مستشرقین کہتے ہیں ان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ قرآن کریم جس تاریخی واقعہ کا ذکر کرے وہ لازماً سچا ہوتا ہے اور اس لئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یہ خدا کا کلام ہے ان کے نزدیک رسولؐ اللہ اپنے زمانے کی تاریخ کے خلاف بات کر ہی نہیں سکتے تھے ورنہ لوگ کہتے جھوٹ تو تم بول رہے ہو خدا کا کلام کہاں سے ہو گیا۔ اس منطق کی وجہ سے وہ مجبور ہیں اور کھلا کھلا اتفاق کرتے ہیں کہ قرآن نے جو ہم عصر تاریخ بیان کی ہے وہ لازماً درست ہے۔

اب ہم عصر تاریخ کی گواہی سنئے! رسول کریم ﷺ کے پاس ایک جنگ کے موقع پر غرباء حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا ہمارے پاس مال نہیں جو فدا کریں صرف جانیں ہیں وہ حاضر ہیں۔ ہماری جانیں ضرور قبول کی جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا اور اسے قرآن نے محفوظ کیا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کر کے محاذ جنگ پر بھجواسکوں اور محاذ جنگ بہت دور ہے۔ اس پر ان کا جو رد عمل تھا اسے قرآن نے نوٹ کیا ہے فرماتا ہے کہ وہ اس حال میں واپس گئے کہ رو رہے تھے کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا یعنی جانیں وہ ہم نے پیش کیں لیکن وہ بھی قبول نہیں ہوئیں اور امراء مال بھی دے رہے ہیں اور جانیں بھی دے رہے ہیں۔

پس یہ تھا محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کا رد عمل۔ انہوں نے تو یہ دعا نہیں مانگی کہ اے خدا! موت کا پیالہ ٹال دے۔ وہ تو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر میدان جنگ میں کود جاتے تھے اور جان کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے تھے اور اگر کبھی جنگ میں شامل ہونے کا موقع نہ ملتا تو روتے تھے کہ انہیں جانی قربانی پیش کرنے کا موقع نہیں ملا۔ تاریخ اسلام نے ایسی ماؤں کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے دعائیں کیں اور رسول اللہ ﷺ نے دعائیں کروائیں کہ ہمارے اتنے بچے ہیں دعا کریں ایک بھی بچ کر واپس نہ آئے۔ ایسی مائیں بھی تھیں جنہوں نے بچوں کو نصیحت کی کہ وہ اسلام کی خاطر جہاد کا حق ادا کریں اگر انہوں نے جنگ میں پیٹھ دکھائی تو وہ ان کا منہ نہیں دیکھیں گی۔ پس قربانی کی یہ عظیم الشان روح اور یہ حیرت انگیز جذبہ کہاں اور وہ قربانی کہاں جسے عیسائی پیش کرتے ہیں۔ ایک واقعہ صلیب ہے جسے دنیا میں لئے پھرتے ہیں اس سے دنیا میں کیا فرق پڑنا تھا۔ جس قربانی سے دنیا میں حیرت انگیز واقعہ رونما ہونا تھا وہ تو بعد میں آنے والا تھا جس سے قربانی کی حقیقی روح اجاگر ہونی تھی۔

☆......☆......☆......☆

اپنی قلم کو دین کی تائید میں حرکت دو

بہت سے مضامین تمہاری قلموں کی جنبش کا انتظار کر رہے ہیں

از قلم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کو جماعت کی روحانی تربیت، عملی اصلاح اور علمی ترقی کا ہر گھڑی خیال رہتا تھا۔ آپ کو 1958ء میں رؤیا میں تحریک کی گئی کہ احمدی نوجوانوں کو تحقیقی مضامین لکھنے اور دین کی تائید میں علمی لٹریچر تصنیف کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ جس پر آپ نے "روزنامہ الفضل" کے سالانہ نمبر 1958ء نیز 2۔ جنوری 1959ء میں دو پُر زور مقالے رقم فرمائے جن میں تحریر فرمایا کہ:۔

قلم علم کی اشاعت کا ذریعہ ہے قلم علم کی اشاعت اور حق کے ابلاغ کا سب سے اہم اور سب سے موثر ترین ذریعہ ہے۔ اور زبان کے مقابلہ پر قلم کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس کا حلقہ نہایت وسیع اور اس کا نتیجہ بہت لمبا بلکہ عملاً دائمی ہوتا ہے۔ زبان کی بات عام طور پر منہ سے نکل کر ہوا میں گم ہو جاتی ہے۔ سوائے اس کے کہ اسے قلم کے ذریعہ محفوظ کر لیا جائے۔ مگر قلم دنیا بھر کی وسعت اور ہمیشگی کا پیغام لے کر آتی ہے۔ اور پریس کی ایجاد نے تو قلم کو وہ عالمگیر پھیلاؤ اور وہ دوام عطا کر دیا ہے۔ جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں۔ کیونکہ قلم کا لکھا ہوا گویا پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔ جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی۔ اور قلم کو یہ مزید خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اسے اپنے منبع کی نسبت کے لحاظ سے کامل یقین کا مرتبہ میسر ہوتا ہے۔ ہمیں بعض اوقات کسی شخص کی طرف سے کوئی بات زبانی طور پر پہنچتی ہے مگر اس کے سننے والوں کی روایت میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ مگر جب کسی شخص کے قلم سے کوئی بات نکلے تو پھر اس بات کے منبع اور ماخذ کے متعلق کسی قسم کا شبہ نہیں رہتا۔ بہرحال اس زمانہ میں جبکہ (دین حق) کے دشمن اس کی تعلیم اور حضرت سرور کائنات ﷺ کی ذات والا صفات کے خلاف ہزاروں لاکھوں رسالے اور کتابیں شائع کر رہے ہیں۔ قلم سے بڑھ کر (دین حق) کی مدافعت اور (دین حق) کے پر امن مگر جارحانہ علمی اور روحانی حملوں سے زیادہ طاقتور کوئی اور ظاہری ذریعہ نہیں۔

اپنے فرض کو پہچانو پس اے عزیزو اور میرے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر (دین حق) کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہارے قلموں پر فخر کریں۔ تمہارے سینوں میں اب بھی (بزرگوں) کی روحیں باہر آنے کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ انہیں رستہ دو کہ جس طرح (پہلے) تلوار کے دھنی بنے اور ایک عالم کی آنکھوں کو اپنے کارناموں سے خیرہ کیا۔ اسی طرح اب وہ تمہارے اندر سے ہو کر (کیونکہ خدا اب بھی انہیں قدرتوں کا مالک ہے) قلم کے جوہر دکھائیں۔ اور دنیا کی کایا پلٹ دیں"

انتخاب کیسے کریں مضمون کے انتخاب کے متعلق میرا یہ مشورہ ہے کہ صرف ان مضمونوں کو چنا جائے جو حکیمانہ طریق پر وقت کی کسی اہم ضرورت کو پورا کرنے والے ہوں۔ اور دنیا ان مضمونوں کے لئے پیاسی ہو۔ اور اس تعلق میں یہ خیال روک نہیں بننا چاہئے کہ کسی مضمون پر کچھ عرصہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کیونکہ زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ کئی مضامین حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے زمانہ میں لکھے گئے اور انہوں نے دنیا کی پیاس بجھائی۔ مگر آج ان مسائل کے نئے نئے پہلو پیدا ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ ان پر سوچنا اور ان کے متعلق (کلام الٰہی) و حدیث اور حضرت (بانی سلسلہ) کے لٹریچر اور دیگر بنیادی لٹریچر سے اصولی روشنی حاصل کر کے زمانہ کے نئے مسائل کو حل کرنا یا پرانے مسائل کی نئی گتھیوں کو سلجھانا جماعت کے خادم دین علماء کا کام ہے۔ اقوام عالم

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

استقامت کے شہزادے

ایمان کی خاطر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے زندہ جاوید نمونے

پہلا منظر

وادی مکہ- امن کا شہر

بھٹی میں آگ جل رہی ہے- لوہے کو پگھلانے کے لئے کوئلے دھکائے جا رہے ہیں- جب وہ انگاروں کی صورت میں بھڑک اٹھتے ہیں تو چند ہٹے کٹے لوگ ادھر ادھر سے اکٹھے ہو جاتے ہیں- دیکھو! انہوں نے جلتے ہوئے کوئلے نکالے ہیں- انہی پر اس لوہار کو لٹا دیا ہے- اور ایک شخص اس کی چھاتی پر چڑھ گیا ہے تاکہ وہ حرکت نہ کر سکے-

اف! کتنا تکلیف دہ منظر ہے- ظلم کی انتہا ہے- زندہ انسان کو جلایا جا رہا ہے- چربی کے جلنے کی بو آ رہی ہے- اور وہ کوئلے اسی طرح جل جل کر اس مظلوم کے نیچے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں- یہ خبابؓ ہیں جنہیں اسلام لانے کی پاداش میں اس عذاب سے گذارا جا رہا ہے-

دوسرا منظر

حضور ﷺ خانہ کعبہ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھے ہیں- خبابؓ بن ارت اور بعض دوسرے صحابہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں-

یا رسولؐ اللہ مسلمانوں کو قریش کے ہاتھوں اتنی تکالیف پہنچ رہی ہیں آپؐ ان کے لئے بددعا کیوں نہیں کرتے- رسول کریم ﷺ یہ الفاظ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں- آپؐ کا چہرہ جوش سے تمتما اٹھتا ہے اور فرماتے ہیں-

دیکھو تم سے پہلے وہ لوگ گذرے ہیں جن کا گوشت لوہے کے کانٹوں سے نوچ نوچ کر ہڈیوں تک صاف کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین سے متزلزل نہیں ہوئے اور وہ لوگ بھی گذرے ہیں جن کے سروں پر آرے چلا کر ان کو دو ٹکڑے کر دیا گیا مگر ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئی-

دیکھو خدا مجھے ضرور غلبہ دے گا- حتیٰ کہ ایک شتر سوار صنعا سے لے کر حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے اور کسی کا ڈر نہ ہو گا-

تیسرا منظر

حضور ﷺ 10 ہزار صحابہؓ کے ساتھ مکہ میں داخل ہو چکے ہیں- ہر طرف توحید اور اللہ اکبر کے نعرے ہیں- اللہ کے وعدوں کے مطابق اسلام نے شرک اور کفر کو شکست دے دی ہے- مکہ کی گلیوں میں اعلان ہو رہا ہے کہ جو خانہ کعبہ میں آ جائے وہ بھی امن میں ہے جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے وہ بھی امن میں ہے جو بلال کے بھائی ابو رویحہ کے جھنڈے تلے آ جائے وہ بھی امن میں ہے- مکہ کے وہ بڑے بڑے سردار جو مسلمانوں کو دکھ دینے میں پیش پیش تھے سرنگوں ہو چکے ہیں- کچھ تو بدر اور بعد کی جنگوں میں ذلت کے ساتھ مارے گئے- کچھ نے اسلام قبول کر لیا- باقی گردنیں جھکائے کھڑے ہیں اور فیصلے کے منتظر ہیں-

تاریخ مذاہب کا خلاصہ

یہ تین مناظر مذہب کی ہزاروں سالہ تاریخ کا خلاصہ ہیں جب بھی خدا کا کوئی مامور آتا ہے- یہی تاریخ دہرائی جاتی ہے- نور کی شمع کو بجھانے کے لئے تاریکی کے فرزند ہر حربہ استعمال کرتے ہیں شیطان خدا کے فرستادہ کے چاروں طرف مشکلات اور مصائب کے خار زار کھڑے کر دیتا ہے- مگر سعادت مند لوگ ہر مشکل کو پھلانگتے ہوئے اور ہر پہاڑ کو سر کرتے ہوئے مامور الٰہی کے آستانہ پر حاضر ہو جاتے ہیں اور پھر کسی قیمت پر ایمان کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے-

یہی وہ لوگ ہیں جو ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی سے گذر کر کندن بن جاتے ہیں- اور ابدی عزت کے تاج انہی کے سروں پر رکھے جاتے ہیں-

اس تاریخ کا سب سے روشن باب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ نے اپنی قربانیوں سے رقم کیا- ایک طرف مخالفت کی تند و تیز آندھیاں ہیں تو دوسری طرف صبر و استقامت کے پہاڑ ہیں- بظاہر کمزور اور ناتواں انسان مگر عزم اور یقین میں شیروں کے دل دہلا دیتے ہیں- اور بڑی جرات اور پامردی کے ساتھ سر اٹھا کر اپنے ایمان کا برملا اعلان کرتے چلے جاتے ہیں- اس ایمان کا جو متاع بے بہا ہے جو زندگی کی سب سے قیمتی دولت ہے- جو خدا کے حضور سرفرازی کی علامت ہے-

قربانیوں کا نقشہ

آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو جن المناک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کے چند نمایاں باب یہ ہیں- جانیں قربان کیں- تیروں اور تلواروں سے شہید کیا گیا- صلیب دے کر شہید کیا گیا- جلتے انگاروں پر لٹایا گیا- عین دوپہر کے وقت گرم پتھروں پر گھسیٹا گیا- زدوکوب کیا گیا اور مار مار کر لہو لہان کر دیا گیا- جوتیوں سے اتنا مارا گیا کہ پہچانے نہ جاتے تھے- الٹا لٹکا کر نیچے آگ جلا دی گئی- لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا- بھوک اور پیاس میں مبتلا رکھا گیا- شیر خوار بچوں کو دودھ سے محروم رکھا گیا- قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں- سوشل بائی کاٹ کیا گیا- ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے گئے- جائیدادیں چھین لی گئیں- ماں باپ نے مسلمان بچوں سے جدائی اختیار کر لی- شوہروں نے مسلمان بیویوں کو طلاق دے دی- مسلمان ماؤں سے ان کے چھوٹے بچے جدا کر دیئے گئے- وطن سے بے وطن کیا گیا- مسلمانوں کی محنتوں کا معاوضہ ضبط کر لیا گیا- مقدس حاملہ عورتوں کے حمل گرائے گئے- نام بگاڑے گئے- عبادت گاہیں گرا دی گئیں- خدائے واحد کی عبادت کرنے سے روکا گیا-

غرضیکہ روزانہ نئے ستم ایجاد کئے گئے- ہر رات نئے ظلم تراشے گئے- صبح و شام کو مصائب و آلام کی چکیوں میں تبدیل کر دیا گیا- زندگی کی ہر گھڑی موت کا الارم سناتی تھی ہر سانس زہر ہلاہل تھا-

مگر اے خدا کے شیرو- اے استقامت کے شہزادو تم نے اذیتوں کے یہ سارے پتھر اپنے پائے استقامت سے روند ڈالے- تم نے توحید کا پرچم سربلند کیا تو خدا نے قیامت تک تمہارے نام زندہ جاوید کر دیئے- آج قومیں تم پر فخر کرتی ہیں اور ابد الآباد تک کرتی رہیں گی-

شہادت کے مناظر

یہ وہ لوگ تھے جو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکراتے تھے- جن کے لئے ایمان کے مقابل پر یہ فانی دنیا کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی-

اسلام لانے کے بعد ان سب سے نے اپنی جانیں خدا کے حضور پیش کر دی تھیں- کچھ کو براہ راست شہادت کی نعمت عطا ہوئی- اور بہت سے ایسے تھے جو دشمنوں کے ہاتھوں مدتوں زنجیروں میں گرفتار رہے اور مر مر کر جیتے رہے-

آیئے پہلے ان جوانمردوں کا تذکرہ کریں جنہوں نے اس دنیا کے بدلے دائمی زندگی قبول کی-

اس باب میں سب سے پہلے حضرت یاسر اور ان کے تمام گھرانے کی غیر معمولی قربانی قابل ذکر ہے-

آلِ یاسرؓ

حضرت عمارؓ کے والد یاسر یمن سے آ کر مکہ میں آباد ہوئے تھے- اور ان کے حلیف ابو حذیفہ نے اپنی لونڈی حضرت سمیہ کے ساتھ ان کی شادی کر دی تھی-

جب مکہ میں آفتاب رسالت طلوع ہوا تو حضرت یاسرؓ اور ان کی اہلیہ سمیہ اور بیٹا عمار سب ابتدائی ایام میں ہی اس نور سے منور ہو گئے- اس وقت ابھی مسلمانوں کی تعداد 30، 35 سے زیادہ نہ تھی- اور یہ وہ زمانہ تھا جب مکہ کے ذی وجاہت مسلمان بھی قریش کی ستم رانیوں کا شکار تھے تو اس غریب الوطن خاندان کے حالات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے-

بنو مخزوم نے اس خاندان پر ظلم و بربریت کی انتہا کر دی- بظاہر ان کی زندگی موت سے بدتر بنا دی گئی-

ایک دفعہ اس سارے گھرانے کو تکلیف دی جا رہی تھی کہ حضورؐ کا ادھر سے گذر ہوا تو آپؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے آل یاسر صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ تمہاری وعدہ گاہ جنت ہے-

(مستدرک حاکم معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار جلد 3 ص 383 مکتبۃ النصر الحدیثہ- ریاض)

پہلی شہادت

جب دشمن اپنی پوری طاقت کے باوجود اس پاکیزہ گھرانے کے پائے ثبات میں کوئی جنبش پیدا نہ کر سکے تو غصہ سے آگ بگولا ہو کر ابو جہل نے حضرت سمیہؓ کی شرمگاہ میں نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیا-

یہ اسلام میں پہلی شہادت تھی- جو اہل ایمان کو سورج چاند کی طرح روشنی دکھاتی رہے گی-

جلتے انگاروں پر

مگر یہ انجام دیکھنے کے باوجود باپ اور بیٹا ایمان پر ثابت قدم رہے- تھوڑے دنوں یہ حضرت یاسر بھی بوجہ ضعیف العمری کے ان شدائد سے جاں بر نہ ہو سکے اور انتقال کر گئے-

حضرت عمار کو قریش دوپہر کے وقت انگاروں پر لٹاتے اور پانی میں غوطے دیتے ایک مرتبہ انہیں انگاروں پر لٹایا جا رہا تھا کہ حضور ﷺ کا ادھر سے گذر ہوا- آپؐ نے حضرت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا کی-

یا نار کونی برداً سلاماً علیٰ عمار کما کنت علیٰ ابراہیم اے آگ عمار کے لئے اسی طرح ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب بن جا جس طرح ابراہیم کے لئے بنی تھی-

حضرت عمار کی پیٹھ پر وہ نشان موت تک باقی رہے- مگر ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہ آئی اور یہی نعرہ ورد زبان رہا

یہ جان و دل نثار محمدؐ کی آن پر
اس راہ میں ہر ایک اذیت قبول ہے

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 246 تا 248 دار بیروت- بیروت- 1957ء19)

تختۂ دار کو چوم لیا

غزوہ احد کے قریب زمانہ میں دس صحابہ کو بے قصور ظالمانہ طور پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا- مگر کسی نے صداقت سے منہ نہ موڑا- ان میں سے ایک صحابی حضرت خبیب نے شہادت سے قبل دو نفل ادا کئے اور یہ شعر پڑھتے ہوئے تختہ دار کو چوم لیا

لستُ ابالی حین اقتل مسلماً
علیٰ ای جنب کان للہ مصرعی
وذلک فی ذات الالٰہ وان یشا
یبارک علیٰ اوصالِ شلوٍ ممزّعٍ

جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں- میری یہ سب قربانی اللہ کی رضا کے لئے ہے- وہ اگر چاہے گا تو میرے ریزہ ریزہ اعضاء میں بھی برکت ڈال دے گا-

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

نقل کے محرکات اور تدارک کے لئے حل

امتحانوں کا امتحان

اخبار کھولا تو خبریں گرم گرم' ایک ہنگامہ 'ایک ہلچل 'مگر یہ کون سی نئی بات ہے ایسے تو ہر روز ہوتا ہے۔ کہیں فساد کہیں قتل کہیں ڈاکے آج بھی کیفیت کچھ ایسی تھی "تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے "مگر یہ گرم خبر کیا تھی۔ بورڈ کے امتحان نے بڑے بڑوں کو امتحان میں ڈال دیا۔ حکومت کی ساری مشینری نے امتحانی سنٹروں پر دھاوا بول دیا تا بوٹی مافیا کے پرزے اڑ جائیں۔ وزیر اعلیٰ بھی لڑکوں کی تلاشی لیتے ہوئے اور گورنر بھی باز پرس کرتے ہوئے۔ کمشنر بھی حاضر اور چیف سیکرٹری بھی موجود۔ امتحان نے سب کو ہلا دیا۔ مگر وہ جنہیں کچھ کرنا چاہئے تھا چپکے سے ایک طرف بیٹھے ہوئے گویا کہہ رہے ہوں۔ کیا تگنی کا ناچ نچایا انہیں جن کا تعلق ہی نہیں بنتا اس سارے عمل سے۔ یہ چپ سادھ لینے والے کون ہیں؟ جانے دیجئے کیوں کی جائے پردہ دری ان کی۔ بات خود ہی کھل جائے گی جب اس سارے عمل کا جائزہ لیا گیا۔ سو آیئے دیکھیں نقل کیوں ہوتی ہے اور اس کا کیا تدارک کیا جا سکتا ہے؟ کیا وزیر اعلیٰ اور دوسرے اکابرین کو نگرانی کا کام سونپ دینا اس کا حل ہے؟ اور کیا یہ ساری گورنمنٹ مشینری جو اپنے اہم کام چھوڑ کر اس میدان میں کود پڑی ہے' اسے ہی یہ فرض نبھانا ہو گا؟ اور پھر کیا ایسا عمل ہر بار ممکن ہو گا؟ اور پھر یہ بھی کہ کیا اس عمل میں قباحتیں نہیں ہیں۔ مثلاً یہی کہ اچھے طالب علم اپنی پوری توجہ پرچہ پر مرکوز کرنا چاہتے ہیں لیکن ایک آتا ہے ان کی تلاشی شروع کر دیتا ہے۔ دوسرا سوال و جواب میں الجھاتا ہے۔ تیسرا کچھ اور تفتیش کرنے لگا ہے اور طالب علم پریشان' وہ سب کچھ جو یاد کر کے آیا تھا بھولنے لگتا ہے۔ تو کیا یہ طریق پسندیدہ سمجھا جائے گا۔ نیز دیگر اداروں کے اکابرین کے امتحانات کا اضافی بوجھ اٹھانے سے یہ تاثر بھی ملتا ہے کہ استاد بالکل بے بس ہے۔ وہ تسلیم کر رہا ہے کہ وہ اپنا فرض نبھانے کے قطعاً ناقابل ہے۔ اس لئے چاہئے کہ استاد اپنے اندر جھانکے اور چاہئے کہ دوسرے غیر متعلقہ افراد اپنے آپ کو امتحانوں کے امتحان میں نہ جھونکیں۔

اسباب مگر آئیں اس عمل کا جائزہ تو لیں۔ دیکھیں کہ نقل ہوتی کیوں ہے؟ ظاہر ہے امتحان پاس کرنے یا امتحان میں اتنے اچھے نمبر لینے کے لئے کہ کسی بہتر کالج میں داخلہ مل سکے۔ میٹرک کا دوسرا نام انٹرنس بھی ہے اور انٹرنس کے معنی ہیں دروازہ یا داخلہ کی جگہ۔ اور حقیقتاً یہ مرحلہ طالب علم کی زندگی میں اہم ہے۔ یہ عملی زندگی میں داخلہ کا دروازہ ہے۔ اسے کون سے کالج جانا ہے' کون سی لائن اپنانی ہے۔ اس لئے میٹرک کا امتحان اہم ٹھہرا۔ ایف۔ ایس سی کا اس سے بھی اہم کیونکہ ڈاکٹر۔ انجینئر بننے کا دارومدار اس امتحان کے نتیجہ پہ ہے۔ مگر صورت حال یہ ہے کہ ایک طالب علم اپنا پورا زور لگا کے 70۔ 75 فیصد نمبر لے جاتا ہے تو اسے پالا پڑتا ہے ان کے ساتھ جنہوں نے 90 بلکہ 96۔95 فیصد نمبر سمیٹ لئے ہوتے ہیں۔ اتنے نمبر آئے کہاں سے؟ کیا پاکستان میں اتنے زیادہ قابل رشک حد تک ذہین اور فطین طلباء پیدا ہو گئے ہیں یا یہ جھولی بھرنے کا کوئی اور طریق اختیار کیا گیا۔ بہرحال محنت شاقہ سے 75 فیصد حاصل کرنے والے طالب علم کو ملاوٹ شدہ نمبروں والا چاروں شانے چت گرا دیتا ہے۔ مگر اس نے اتنے سارے نمبر کیسے سمیٹ لئے۔ شاید پیسہ کے بل بوتے پہ۔ یا سفارش کے سہارے یا بوٹی مافیا کی کرم فرمائی سے۔ یہ غلط قسم کی تگ و دو کیوں؟ ظاہر ہے صرف پاس ہونا مقصود نہیں بلکہ اتنے زیادہ نمبر لینا کہ اچھی جگہ داخلہ مل جائے اور داخلہ کا واحد معیار نمبر ہیں۔ آج صورت حال یہ ہے کہ داخلہ کا معیار اس غلط کاری کی بناء پر بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے ان کے حصول کے لئے تگ و دو تیز سے تیز تر۔ اور اس طرح ہمارے طالب علم ایک چکر میں پھنس کے رہ گئے ہیں جس سے نکلنا بظاہر مشکل نظر آ رہا ہے۔ امتحانات ایک بھوت کی طرح طلباء کے ذہنوں پہ سوار ہیں۔ اور طلبا کی آئندہ زندگی کا دارومدار ان سے متعلق ہو کے رہ گیا ہے۔ تو امتحانات میں نقل کرنے کی اصل وجہ یہ ہے۔ اور ہمیں یہاں تبدیلی لانی ہو گی۔ ہمیں ان نمبروں کی دوڑ کو ختم کرنا ہو گا۔

پرچہ میں تبدیلی امتحانات کو زندگی پر اس قدر حاوی نہ ہونے دیں کہ ہم علم کے حصول کو نظر انداز کر کے محض امتحان میں نمبر حاصل کرنے کے گر سیکھنے میں الجھے رہیں۔ لیکن آخر میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں میں داخلہ کا معیار تو قائم کرنا ہو گا۔ اس کا طریق یہ ہو سکتا ہے کہ داخلہ کا معیار ایف۔ ایس سی کے امتحان پہ نہیں بلکہ داخلہ کے ٹیسٹ پر منحصر ہو ایف ایس سی کے نتائج محض طلباء کو داخلہ کے اہل قرار دینے کے لئے استعمال ہوں (یعنی کیا انہوں نے فرسٹ ڈویژن لے لی ہے) یا زیادہ سے زیادہ ان نمبروں کو 25 فیصد تک وقعت (Weitage) دی جائے' مگر داخلہ ' داخلہ ٹیسٹ کی بناء پر ہو' شاید قارئین کے دل میں خیال گزرے کہ یہ تو پھر امتحان والی بات ہو گئی۔ مگر یہ امتحان مختلف ہو گا۔ جس میں صرف معروضی سوال ہوں گے' کوئی پچاس' ساٹھ اور اس امتحان کے لئے دو احتیاطیں کی جائیں گی۔ یعنی ایک تو وقت اتنا کم دیا جائے گا کہ طالب علم سر نہ اٹھا سکے' نہ وہ دائیں دیکھ سکے نہ بائیں' کیونکہ اس نے ساٹھ سوال ساٹھ منٹوں میں ختم کرنے ہیں۔ دوسری احتیاط یہ ہو گی کہ انہی ساٹھ سوالوں سے تین مختلف پرچے ترتیب دیئے جائیں گے۔ سوال وہی رہیں گے مگر پرچہ نمبر1 کا پہلا سوال پرچہ نمبر2 کا پانچواں سوال ہو گا اور پرچہ نمبر3 کا ساتواں (یا کوئی اور ترتیب) اگر ایک طالب علم پہلے سوال کا جواب بول بھی دیتا ہے تو پاس بیٹھنے والے دوسروں کے لئے بیکار ہو گا۔ اسی طرح وہ جو خدمت خلق کے جذبہ سے معمور لاؤڈ سپیکر پر جوابات نشر کرنے لگ جاتے ہیں ان کی آواز بھی صدا بصحرا ثابت ہو گی۔ بوٹی مافیا بھی منہ لٹکا کے رخصت ہو جائے گی۔ اور اگر اڑن طشتری سوال کا حل بتا رہی ہے تو وہ اس لئے ناکارہ ہو گئی جو "مہربان" نے سوال نمبر1 کا حل بھیجا ہے وہ تو اس پرچے میں کسی اور نمبر پہ ہے۔ تو نقل روکنے کے لئے پہلی بات میٹرک ایف اے کے امتحانات کی اہمیت کم کیجئے۔ میڈیکل انجینئرنگ کالجوں کے لئے داخلہ ٹیسٹ لیجئے اور وہاں پرچہ کی ہیئت تبدیل کیجئے۔

اساتذہ کا لائحہ عمل اب ذرا استاد کی طرف متوجہ ہو جائیں' طالب علم کے نقل کرنے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ وہ علم کے لحاظ سے تہی دامن ہے۔ اس لئے وہ ادھر ادھر جھانک رہا ہے۔ "مدد" کے مختلف طریق اپنا رہا ہے۔ بوٹی مافیا کا سہارا تلاش کر رہا ہے۔ اس تہی دامنی کا سبب کیا ہے۔ اس میں قصور طالب علم کا بھی ہے اور استاد کا بھی۔ استاد نے نہ وہ پھول کھلائے جن کی کشش سے طالب علم چلتا چلتا آب حیواں تک پہنچ جائے نہ اس نے یہ دیکھا کہ طالب علم چشمہ علم پر پہنچ کے سیراب بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس لئے نقل کے رجحان کو روکنے کے لئے استاد کو۔

(1) مضمون میں دلچسپی پیدا کرنی ہو گی (2) مضمون اس طور پر سمجھانا ہو گا کہ طلباء کے ذہن نشیں ہو جائے (3) انہیں گاہے بگاہے جائزہ کے عمل سے گزار کے ان کا بھی اور اپنا بھی جائزہ لینا ہو گا یعنی استاد خود کہاں تک کسی نظریہ کو سمجھانے میں کامیاب ہوا۔ اور کن طلبا میں کہاں کہاں کمزوریاں رہ گئیں۔ یہ مضمون میں دلچسپی نہ پیدا کرنے کے باعث ہے کہ بعض شاگرد مضمون سے متنفر ہو جاتے ہیں یا اسے مشکل گردان کے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پہلی بات تو یہ کہ استاد مضمون میں دلچسپی پیدا کروائے۔ دوسرے یہ کہ وہ ایسا طریق تدریس اپنائے جس سے نظریات کی وضاحت بھی ہو اور احسن رنگ میں۔ اور پھر یہ جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ طلبا بات کتنی سمجھ سکے ان گوشوں کی نشان دہی کرائی ہو گی جہاں کمی رہ گئی اور پھر اس کو دور کرنے کے خصوصی اقدامات کرنے ہوں گے۔ تو اگر استاد طالب علم کی جھولی علم سے بھر سکا تو وہ بوٹی مافیا کو اپنا ضمیر بیچنے پر مجبور نہیں ہو گا نہ وہ دوستوں کا احسان لیتے ہوئے کمرہ امتحان میں ان کی رقعہ بازی کا منتظر رہے گا۔

ضروری اقدام سو نقل کو روکنے کی ایک تدبیر' جو اوپر بیان کی گئی' وہ ہے امتحانات کی اہمیت کم کرنے کی مگر امتحانات کا انعقاد تو لازم ٹھہرا ان کے لئے کچھ اور ضروری اقدام کرنے ہوں گے۔

(1) پرچہ سوالات کی ہیئت' ترتیب' نوعیت کو بدلنا ہو گا (جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا) زیادہ تر سوال معروضی ہوں لیکن اگر انشائی بھی شامل کرنے ضروری قرار دیئے جائیں تو کم از کم تین پرچے بنائے جائیں جن میں سوالوں کی ترتیب بدل دی جائے (یعنی معروضی اور انشائی دونوں کی) معروضی سوالات کا پرچہ ایک گھنٹے کے بعد واپس لے لیا جائے۔ انشائی سوالات کے لئے زیادہ وقت درکار ہو گا لیکن سوالات کی ترتیب مختلف ہونے کی وجہ سے نقل کا امکان نہیں رہے گا۔

(2) رقعہ بازی کرنے والا ایک اہم کردار پانی پلانے والا کارکن ہوتا ہے۔ اس کی کمرہ امتحان میں قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ ہال میں دو تین جگہ پانی کے جگ رکھ دیئے جائیں طالب علم اجازت لے کے خود پانی پی سکتے ہیں۔

(3) پرچے سے متعلقہ مواد کو کمرہ امتحان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے ہر طالب علم کی کمرہ امتحان میں آنے سے قبل تلاشی لی جائے۔ پرچہ کے دوران ایسا عمل محض طالب علم کو پریشان کرنے کے مترادف ہے۔

(4) عملہ امتحان ایسے افراد پر مشتمل ہو جو دیانت دار ہوں' اور یقیناً محکمہ تعلیم میں دیانتدار افراد موجود ہیں۔ ہچکچاتے وہ اس لئے ہیں کہ باہر غنڈوں کا ایک غول موجود ہوتا ہے جو ان کی بے عزتی بھی کر سکتا ہے اور پستول کا نشانہ بھی بنا سکتا ہے۔ اس لئے

(5) کمرہ امتحان کے باہر پولیس (اور وہ بھی دیانتدار قسم کی) نگرانی کرے تا کوئی غیر متعلقہ شخص وہاں کھڑا نہ ہو۔ سنٹر پر امن ہو جائے تو طلباء بھی دھیان سے اپنا کام کریں گے اور اگر انہیں کسی "مدد" کی توقع نہ رہے تو وہ "غیبی امداد" پر تکیہ نہیں کریں گے۔

اس لئے وزیر اعلیٰ کو تکلیف دینے کی نہیں بلکہ صحیح سوچ کی ضرورت ہے۔ جڑ تک پہنچیں۔ نقل کے اصل محرکات معلوم کریں اور پھر ان کا تدارک کریں۔

☆......☆......☆......☆

شوگر کا نیا علاج دریافت کر لیا گیا

امریکی ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ذیابیطس کے مرض کے لئے نیا طریقہ علاج دریافت کر لیا ہے جس سے اس موذی بیماری کے شکار لوگوں کو انسولین کے ٹیکے سے نجات مل جائے گی۔ اس طریقہ علاج میں ہاضمے کی غدودوں میں جینٹک طریقے سے ایسی تبدیلی لائی جائے گی کہ وہ خون میں پروٹین کی بجائے انسولین پیدا کریں۔ چوہوں پر کئے جانے والے تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس طریقے سے خون میں شکر کی سطح نارمل ہو جاتی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس طریقہ علاج سے ذیابیطس کے مرض پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہیر احمد - پنجاب یونیورسٹی سوئمنگ

سوئمنگ - ایک پر لطف کھیل

سوئمنگ، تیراکی یا پیراکی ایک ایسا کھیل ہے جو دیکھنے میں بہت اچھا لگتا ہے اور کھیلنے میں تو بہت ہی اچھا اور پر لطف ہوتا ہے۔ سوئمنگ میں پورے جسم کی بہت زیادہ ورزش ہوتی ہے۔ زیادہ تر ٹانگوں، بازوؤں اور ساتھ جسم کے تمام حصوں کی بھی ورزش ہوتی ہے۔

دور حاضر میں سوئمنگ پول کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت اور پرائیویٹ اداروں نے مختلف شہروں میں سوئمنگ پول عوام کو تفریح کے مواقع فراہم کرنے کے لئے کھول رکھے ہیں۔ گرمیوں میں زیادہ تر لوگ سوئمنگ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کئی لوگ جو سوئمنگ پول کی فیس ادا نہیں کرسکتے یا نظم و ضبط قائم نہیں رکھ سکتے وہ اپنا شوق نہروں میں پورا کرلیتے ہیں۔

مختلف سٹائل عام طور پر لوگ گہرے پانی میں اپنے آپ کو پانی کی سطح پر رکھنے کے لئے مختلف طریقوں سے ہاتھ پاؤں مار کر وقتی طور پر اپنے جسم کو سہارا تو دے لیتے ہیں۔ لیکن چند لمحوں بعد تھک کر کنارے کی طرف لپکتے ہیں یا پھر پانی سے باہر آجاتے ہیں۔ لیکن اگر سوئمنگ باقاعدہ اس کے مختلف سٹائل یا اسٹروک کے ساتھ سیکھی جائے تو آدمی اپنے آپ کو زیادہ دیر تک پانی کی سطح پر رکھ سکتا ہے۔ یہ مختلف اسٹائل یا اسٹروک کیا ہیں آیئے آپ کو ان کے بارے میں کچھ متعارف کروادیں۔

دنیا کے بیشتر ممالک میں عموماً چار اسٹروک یا سٹائل سے سوئمنگ کی جاتی ہے۔

1- فری اسٹائل Free Style
2- بٹر فلائی اسٹروک Butterfly Stroke
3- بریسٹ اسٹروک Breast Stroke
4- بیک اسٹروک Back Stroke

(1) فری سٹائل (Free Style) اس میں جسم کو پانی کی سطح کے متوازی رکھ کر بازو باری باری گھمائے جاتے ہیں اور منہ پانی میں نیچے کی جانب ہوتا ہے اور پیچھے ٹانگیں باری باری اوپر نیچے حرکت کرتی ہیں۔ سانس لینے کے لئے گردن کو ایک طرف باہر نکالا جاتا ہے۔ یہ اسٹائل نسبتاً آسانی سے سیکھا جاسکتا ہے۔

(2) بٹر فلائی اسٹروک

(Butterfly Stroke) اس میں بازو اطراف سے اکٹھے پانی میں سے نکلتے ہیں اور گھومتے ہوئے گردن کے سامنے پانی کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اس دوران دونوں ٹانگیں بیک وقت اکٹھی دو مرتبہ اوپر نیچے حرکت کرتی ہیں جس طرح ڈالفن مچھلی اپنی دم کو اوپر نیچے حرکت دیتی ہے۔ یہ اسٹروک کچھ مشکل دکھائی دیتا ہے۔ لیکن دیکھنے میں بہت خوبصورت لگتا ہے۔

(3) بریسٹ اسٹروک

(Breast Stroke) اس میں جسم کو زیادہ تر پانی کے اندر رکھا جاتا ہے اور ہاتھ گردن کے سامنے پانی کی سطح کے ساتھ اکٹھے آگے کو پھینکے جاتے ہیں اور پھر پانی کو پیچھے کی جانب دھکیلا جاتا ہے۔ اس دوران ٹانگیں ایڑیوں کی مدد سے پانی کو اطراف کی جانب دھکیلتی ہیں اور پھر گردن سانس لینے کے لئے پانی سے باہر آتی ہے۔

(4) بیک اسٹروک

(Back Stroke) یہ فری سٹائل کی طرح ہوتا ہے لیکن منہ آسمان کی طرف ہوتا ہے اور ہاتھ الٹے پیچھے کی جانب گھومتے ہیں ٹانگیں اوپر نیچے مسلسل حرکت کرتی ہیں۔ بیک اسٹروک اور فری اسٹائل میں پاؤں کے پنجے سیدھے رہتے ہیں جن سے پاؤں کی کک زیادہ تیز چلتی ہے۔

سوئمنگ پول سوئمنگ پول کی لمبائی عام طور پر 50 میٹر ہوتی ہے۔ لیکن 25 میٹر کے سوئمنگ پول بھی اکثر پائے جاتے ہیں۔

ریس ریس میں عام طور پر 100 میٹر اور 200 میٹر کی ریس ہوتی ہے لیکن فری سٹائل میں ان کے علاوہ 50 میٹر، 400 میٹر اور 800 میٹر یا 1500 میٹر کی ریس بھی ہوتی ہے۔ سوئمنگ میں 4x100 میٹر اور 4x200 میٹر فری سٹائل ریلے ریس بھی ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ 4x100 میٹر میڈلے ریلے ریس بھی ہوتی ہے۔ جس میں ہر ٹیم کے چار کھلاڑی مختلف اسٹروک سے 400 میٹر کا فاصلہ مکمل کرتے ہیں اس میں پہلا کھلاڑی بیک اسٹروک کرتا ہے دوسرا بریسٹ سٹروک اور پھر بٹر فلائی اور پھر آخری فری اسٹائل کرکے ریس ختم کرتا ہے۔ انفرادی میڈلے میں ایک کھلاڑی چاروں اسٹروک باری باری کرکے 200 میٹر اور 400 میٹر کا فاصلہ طے کرتا ہے۔ اس طرح سوئمنگ میں کل 16 ایونٹ EVENTS ہو جاتے ہیں۔

سردیوں میں بھی سوئمنگ میں آپ بہت زیادہ لطف اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کھیل ہمارے ملک میں صرف گرمیوں کے موسم تک محدود ہے۔ لیکن چند ایک سوئمنگ پول ہیں جہاں سردیوں میں بھی سوئمنگ کی جاسکتی ہے۔ جس پر بھاری خرچ آتا ہے اور ہمارے ملک میں عام آدمی کے بس کی بات نہیں کہ وہ اتنا زیادہ خرچ صرف تفریح یا کھیل کے لئے کرے۔ اس لئے یہ بات برملا کہی جاسکتی ہے کہ سوئمنگ سردیوں میں بہت مہنگی ہو جاتی ہے۔

کانوں کا بچاؤ کچھ لوگ سوئمنگ کو اس لئے بھی چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کے کانوں میں پانی چلا جاتا ہے۔ نزلہ زکام لگ جاتا ہے۔ یا پھر کئی لوگوں کے تو ناک میں بھی پانی چلا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ سوئمنگ سے دور رہنا پسند کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ بعض حالات میں ایسا ہو جاتا ہے لیکن سوئمنگ میں اگر احتیاط برتی جائے تو ان سے کافی حد تک بچا جاسکتا ہے۔ مثلاً اپنے جسم کو کبھی بھی پسینے سے شرابور کرکے پانی میں داخل نہ کریں۔ بعض لوگ تیز سائیکل چلا کر یا پیدل سوئمنگ پول آتے ہیں۔ اور فوراً پانی میں گھس جاتے ہیں اس طرح سے جب ان کا جسم یک لخت ٹھنڈا ہوتا ہے تو اس کا اثر ان کی صحت پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے پہلے جسم کو ٹھنڈا کرکے شاور کرنا چاہئے تاکہ پسینہ وغیرہ اتر جائے اور پھر پول میں داخل ہوں تاکہ اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی بدبو اور جراثیم وغیرہ سے پاک رکھیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب کان میں پانی چلا جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لوگ الٹی سیدھی چھلانگیں لگاتے ہیں گہرے پانی میں چلے جاتے ہیں۔ یا پھر پانی اچھال کر ایک دوسرے پر پھینکتے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ ایسی باتوں سے اجتناب کیا جائے۔ یا پھر (Ear Plug) استعمال کئے جائیں۔ لیکن ان کا زیادہ استعمال کانوں کے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ سوئمنگ کی باقاعدگی سے کانوں کو کچھ عرصہ بعد خود بخود پانی روکنے کی قدرتی صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایک دو مرتبہ پانی کانوں میں چلے جانے سے گھبرانا نہیں چاہئے اور اسے فوراً نکال دینا چاہئے۔

آنکھوں کی حفاظت سوئمنگ پول میں کلورین اور دوسرے کیمیکلز بھی ڈالے جاتے ہیں اس لئے آنکھوں کی حفاظت کے لئے Swimming Goggle استعمال کی جائے تو پانی آنکھوں کو نہیں لگتا اور وہ سرخ نہیں ہوتیں اور بعد میں رونا بھی نہیں آتا۔ سوئمنگ کے فوراً بعد گرم اشیاء کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ ٹھنڈا دودھ یا کوئی مشروب وغیرہ استعمال کرلیں تو موڈ ٹھیک رہتا ہے۔ اور کھانا کھانے کے فوراً بعد بھی سوئمنگ نہ کیا جائے بلکہ 2، 3 گھنٹے بعد سوئمنگ کرنی چاہئے۔

فوائد روزمرہ زندگی میں سوئمنگ سے بھی واقفیت ہونی چاہئے ضرورت پڑنے پر آدمی اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ اور اگر کوئی ڈوب رہا ہو تو کسی حد تک اس کی مدد بھی کرسکتا ہے۔

اگر ہم اپنی مدد آپ کے تحت سوئمنگ سیکھ جائیں تو یہ ہمارے لئے بہت اچھا ہے۔

اکثر اوقات کئی حادثات پانی میں بھی ہو جاتے ہیں کبھی کوئی کشتی ڈوب جاتی ہے یا کبھی کوئی مچھلیاں پکڑتے ہوئے گہرے پانی میں پھسل جاتا ہے یا پھر پکنک یا سیر کے موقع پر سمندر، دریا کے کنارے ایسے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات سیلاب میں کئی جانیں پانی کی نذر ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ان سے بچنے کے لئے سوئمنگ سیکھنا ایک مفید امر بن جاتا ہے۔ اگر سوئمنگ شوق سے سیکھی جائے تو دو چار ہفتوں میں اچھی بھلی سوئمنگ سیکھی جاسکتی ہے اور سیکھنے کے بعد وقتاً فوقتاً سوئمنگ کرتے رہنا چاہئے تاکہ اس کھیل کے ناطے ایک ہنر بھی آجائے۔ اور انسان اپنی زندگی کو اس کے لطف سے دوبالا بھی کرتا رہے۔

عالمی منظر

افغانستان میں تازہ ترین صورت حال

افغانستان میں روسی افواج کے داخلے کے بعد ایک ایسی تباہی اور بربادی کا سلسلہ شروع ہوا وہ کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آرہا۔ پہلے روس کی افواج اور مجاہدین کے درمیان جنگ سے ملک کی جو بربادی ہوئی سو ہوئی لیکن روس کی فوجوں کی واپسی کے بعد مجاہدین کے مختلف دھڑوں میں خانہ جنگی کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جو اب تک جاری ہے۔ طالبان کے اس میدان میں آنے سے صورت حال بدل گئی ہے اور ملک شمال اور جنوب میں بٹ چکا ہے۔ اب ان دونوں دھڑوں میں جنگ کا خاتمہ کسی طرح ہوتا نظر نہیں آتا کیونکہ شمالی دھڑے جن میں احمد شاہ مسعود رشید دوستم اور بعض دیگر اتحادی شامل ہیں کو ایران اور ازبکستان مدد دے رہے ہیں۔ طالبان نے ازبکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے ہوائی اڈوں کو افغانستان کی جنگ کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دے رہا ہے۔ اور شمالی اتحاد کو اس کی تمام جنگی ضروریات بمع گولہ بارود مہیا کر رہا ہے۔ اسی طرح ایران بھی اپنی سرحد کے ساتھ لگنے والے علاقہ میں رہنے والی شیعہ آبادی کو مدد دے رہا ہے اور طالبان کے مطابق اس کے فوجی بھی اس خانہ جنگی میں طالبان کے خلاف استعمال کئے جارہے ہیں۔ اگرچہ ایران ان الزامات کی تردید کرتا ہے۔ دوسری طرف شمالی اتحاد والے پاکستان پر الزام لگا رہے ہیں کہ وہ طالبان کی پشت پناہی کر رہا ہے اور ان کی جنگی مشین کو چلانے میں مدد کر رہا ہے جبکہ پاکستان بھی ہمیشہ اس الزام کی تردید کرتا چلا آیا ہے۔

امن قائم کرنے کی کوششیں اس دوران اقوام متحدہ اور دیگر ملکوں اور اداروں کی طرف سے ہر قسم کی کوششیں کی جاچکی ہیں کہ افغانستان کا مسئلہ مذاکرات سے طے کرلیا جائے لیکن اس میں کبھی بھی کامیابی نہ ہوسکی۔

اب ایک دفعہ پھر افغانستان میں خانہ جنگی کے خاتمے کے لئے اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس نے امن مشن کے لئے ایک مشترکہ وفد تشکیل دیا ہے۔ اس امن مشن میں الجیریا کے سفارت کار لخد ابراہیمی اقوام متحدہ کی طرف سے ہوں گے اور اقوام متحدہ میں اسلامی کانفرنس کے مستقل نمائندے مختار سمائی او۔ آئی۔ سی کی نمائندگی کریں گے۔ یہ وفد طالبان اور شمالی اتحاد کے رہنماؤں کے علاوہ ہمسایہ ممالک کی حکومتوں سے بھی ملاقاتیں کرے گا اور تنازعہ کے مستقل حل کے لئے فارمولا تیار کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملا ربانی کا دورہ پاکستان اسی سلسلے میں افغان حکومت کے قائم مقام صدر ملا ربانی نے پاکستان کا دورہ کیا ملا ربانی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت بھی امن کی خواہاں ہے اور انہوں نے اس کے لئے علماء کمیشن کی طلبی اور تیاری کے لئے مشترکہ کمیٹی قائم کر دی ہے۔ جس میں تمام فریقوں کے پانچ یا سات نمائندے ہوں گے اور یہ علماء کمیشن امن کے لئے تجاویز پیش کرے گا۔

مذاکرات اور جنگ دونوں بیک وقت جاری ہیں لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ جہاں امن کی یہ کوششیں جاری ہیں اور ہر دھڑا امن کا خواہاں ہونے کا دعوے دار ہے وہاں دونوں کی فوجوں میں پھر یک دفعہ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ مزار شریف میں دو دھڑے ہیں جو کہ آپس میں دست و گریباں رہتے ہیں اور ان کی لڑائی کے نتیجہ میں مزار شریف کا شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ طالبان نے ان کی آپس کی نااتفاقی کا فائدہ اٹھانے کے لئے پھر شمالی افغانستان کے شہر پل چرخی پر دھاوا بول دیا ہے۔ اور کامیابی کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لڑائی کے علاوہ پچھلے دنوں میں شمالی حصے میں زلزلے سے بھی کئی علاقے تباہ ہو گئے ہیں۔ اور بے شمار جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔

بہرحال افغانستان کی صورت حال بھی تمام ہمسایہ ممالک کے لئے خطرے کا موجب ہے اور بہتر تھا کہ یہ تمام ممالک پہلے آپس میں مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل سوچیں اور پھر افغانستان کے لیڈروں پر امن کے لئے مشترکہ دباؤ ڈالیں۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

شادی

○ مکرم انعام الرحمان صاحب مربی سلسلہ کی شادی ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ متین صاحبہ بنت مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس و پرنٹر روزنامہ الفضل ربوہ۔ مورخہ 12 اپریل 1998ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ احاطہ جدید پریس دارالنصر غربی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ جہاں محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دعا کرائی۔ اگلے روز کوارٹر تحریک جدید عقب جدید پریس میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا جہاں محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری نے دعا کرائی۔ اس جوڑے کا نکاح مورخہ 25 مارچ کو 1998ء کو مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے حق مہر مبلغ دس ہزار روپے پر بیت المنعم میں پڑھا اور دعا کرائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم محمد سلیم منور آف صادق آباد راولپنڈی (سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر اے ڈی اے) تقریباً سوا سال کی بیماری کے بعد 31 مارچ 98ء بروز منگل صبح 8 بجے بعمر 60 سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ موصوفہ محترم فضل دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی محترم چوہدری محمد حسین صاحب آف لاہور کی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر محمود حسین آف انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور و مکرم ڈاکٹر منصور احمد ڈسٹرکٹ سرجن راولپنڈی کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ اور ڈاکٹر محمد جی احمدی آف راولپنڈی (وفات یافتہ) کی بھانجی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں آپ کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا جہاں یکم اپریل کی صبح بیت مبارک میں نماز فجر کے بعد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا محمد اسماعیل منیر ایڈیشنل ناظر تعلیم القران (جو کہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی بھی ہیں) نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ موصوفہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم آفتاب انور صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 21 اپریل 1998ء کو بچی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم نذیر احمد خادم صاحب کی پہلی نواسی ہے اور مکرم چوہدری ماسٹر محمد انور صاحب ساکن چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کی پوتی ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام نائیلہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور نیک اور خادم دین ہو۔

○ مکرم فضل احمد ناز صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی کو اللہ تعالیٰ نے 23 اپریل 1998ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام (سدید احمد بشیر) رکھا ہے۔ نومولود وقف نو تحریک میں شامل ہے احمد دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین وجود بنائے۔

○ مکرم محمد احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے 98-4-17 بروز جمعہ بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ہدیۃ الحسیب عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ ملک سلطان علی ریحان معلم اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی پوتی اور ملک حافظ عبدالحفیظ مربی سلسلہ (راہ حق میں قربان ہونے والے) کی نواسی ہے بچی کی درازی عمر اور نیک خادمہ دین بنائے جانے کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ڈاکٹر عبدالحمید اختر صاحب بابت ترکہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ)

مکرم ڈاکٹر عبدالحمید اختر صاحب معرفت محمد عظیم کریانہ سٹور مسان روڈ۔ روہڑی ضلع سکھر نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ .قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کی رقم مبلغ پانچ ہزار سات صد پچاس روپے (Rs 5750-00) امانت تنفیذ امور عامہ میں موجود ہے۔ میرے حصہ کی رقم مجھے ادا کی جائے۔ موصوفہ کی کوئی اولاد نہ ہے۔ میرے علاوہ ان کے بھائی ورثاء میں شامل ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

(1)۔ مکرم علی احمد صاحب
(2)۔ مکرم بشیر احمد صاحب
(3)۔ مکرم محمد رمضان صاحب
(4)۔ مکرم نذیر احمد صاحب
(5)۔ مکرم سلطان احمد صاحب
(6)۔ مکرم منیر احمد صاحب

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم تنویر احمد صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ کلثوم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ بوجہ ہائی بلڈ پریشر اور سانس کی تکلیف بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز ارسلان احمد سرا ابن مکرم محمد اسحاق سرا صاحب صدر جماعت احمدیہ دوڑ ضلع نواب شاہ بعارضہ بخار بیمار چلا آ رہا ہے۔ عزیز وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

کامیابی

○ مکرم ڈاکٹر محمد اشرف طاہر صاحب سکرنڈ ضلع نواب شاہ (سندھ) کی بڑی بچی VI میں اپنی کلاس میں اول آئی ہے۔ ان کا بیٹا طیب عمران اپنی کلاس جماعت چہارم میں اپنی کلاس میں اول اور دوسرے بیٹے عبدالحئی نے جو وقف نو میں شامل ہے جماعت دوم کے امتحان میں اپنی کلاس میں اے ون نمبر حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 3

کی روحیں دلوں کو منور کرنے والی نئی روشنی کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ صدیوں کے تعصب کی وجہ سے وہ (دین حق) کے نام سے تو ابھی تک بیشتر صورت میں متنفر ہیں۔ (دین حق) کی حقیقت کو اپنانے کے لئے بے چین بھی ہیں۔ اور حضرت (بانی سلسلہ) کا یہ (روحانیت) سے معمور کلام جو آج سے پچپن سال پہلے کہا گیا۔ آفتاب عالمتاب کی طرح افق مشرق سے بلند ہو کر مغرب کے مرغزاروں میں بزبان حال گونج رہا ہے کہ ۔

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

یہی حال احمدیت کا ہے اور جماعت کو برا بھلا کہتے ہوئے بلکہ ہر قسم کے فتوے لگاتے ہوئے بھی دنیا جماعت احمدیہ کے خیالات اور نظریات کو مسلسل اپناتی چلی جاتی ہے۔ یہ سب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے قلم کا کرشمہ ہے جس کے پیچھے خدا کی عظیم الشان نصرت اور روح القدس کی زبردست تائید کام کر رہی ہے۔

پس اے عزیزو اور دوستو! آگے آؤ اور اپنی قلموں کو (دین) کی تائید میں حرکت دو کہ اس سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی برکت نہیں۔ اس وقت بہت سے اچھوتے اور نیم اچھوتے مضمون تمہارے قلموں کی جنبش کا انتظار کر رہے ہیں اور ساغر حسن صرف ایک انگلی کے اشارے پر چھلکنے کے لئے تیار ہے۔ اور تمہارے لئے صرف مفت کا اجر ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

"مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا"

(مرسلہ ملک منصور احمد عمر)

☆......☆......☆......☆

21ویں صدی کے خادم

دین

○ زیارت ربوہ واقفین نو واہ کینٹ ضلع راولپنڈی اور وحدت کالونی ضلع لاہور

○ مورخہ 13 مارچ 1998ء کو واہ کینٹ اور ٹیکسلا ضلع راولپنڈی کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم ملک محمد یوسف صاحب (سیکرٹری وقف نو) کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 15 بچے 13 خواتین اور 10 مرد احباب شامل تھے۔

○ مورخہ 21 مارچ بروز ہفتہ وحدت کالونی لاہور کا ایک وفد مکرم مرزا مبشر احمد صاحب (انچارج بلاک بیت التوحید) ربوہ پہنچا اس وفد میں حلقہ رحمان پورہ' وحدت کالونی' اقبال ٹاؤن' سبزہ زار اور کینال برگ کے 62 واقفین نو کے علاوہ 108 خواتین و مرد احباب نے شرکت کی۔ یہ وفود مرکزی دفاتر اور بہشتی مقبرہ گئے اور بزرگان جماعت سے ملاقات کی۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 25 اپریل۔1998ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

عراق کے صدر صدام حسین نے خبردار کیا ہے کہ سلامتی کونسل نے اقتصادی پابندیاں ختم نہ کیں تو انسپکٹروں کو عراق سے نکال دیا جائے گا۔ ہم اپنے فیصلے کرنے میں آزاد ہیں۔ اپنی حیثیت امریکہ کے پاس گروی نہیں رکھ سکتے۔

بوسنیا کے ایک مغربی شہر میں تشدد کے واقعات کے دوران پولیس ہیڈ کوارٹر' سرکاری عمارتیں اور گاڑیاں نذر آتش کردی گئی ہیں۔ امن وامان بحال رکھنے کے لئے فوج گشت کر رہی ہے۔

روس نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ عراق میں ہتھیاروں کی تلاشی کا کام بند کر دیا جائے۔ کیونکہ انسپکٹروں کو عراق سے قابل اعتراض ہتھیار نہیں ملے۔

پاکستان اور ترکی کے درمیان بحری سروس شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

چینی فوج کے سربراہ نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ چین کے کسی فوجی سربراہ کا یہ پہلا دورہ بھارت ہے۔

امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ چین پہنچ گئی ہیں۔ البرائٹ جون میں کلنٹن کے دورہ چین کے پروگرام کو حتمی شکل دیں گی۔

جاپان نے پاکستان اور بھارت کے درمیان نیوکلیائی ہتھیاروں کی مسابقت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی سیٹ پر ہمارا حق بھارت سے زیادہ ہے۔

افغان تنازعہ کے حل کے لئے اسلام آباد میں مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ پہلے اجلاس میں اقوام متحدہ' او آئی سی اور پاکستان کی وزارت خارجہ کے نمائندوں کے علاوہ شمالی اتحاد کی 9 رکنی ٹیم نے شرکت کی۔ سٹیرنگ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ افغان مذاکرات سے افغان عوام سمیت پوری دنیا کو بڑی توقعات ہیں۔ طالبان حکومت کے سربراہ ملا محمد عمر مجاہد نے امن فارمولا پیش کرتے ہوئے کہا کہ طالبان اقتدار کے لئے نہیں بلکہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس تنظیم مذاکرات کی مشترکہ سربراہ ہوں گی۔

برطانوی اخبار گارڈین نے پاکستان میں ہزاروں بھوت سکولوں کا سراغ لگانے پر پاک فوج کو خراج تحسین پیش کیا اخبار میں اس سلسلہ میں ایک رپورٹ شائع کی گئی ہے کہ پنجاب میں کاغذی سکولوں کا سراغ لگانے کے لئے فوجی جوانوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ پنجاب میں پرائمری تعلیم کے شعبہ میں سالانہ اربوں روپے کی بدعنوانی ہو رہی تھی۔

سربیا کی فوج نے فائرنگ کر کے 22۔ البانوی باشندوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مسافر بس دریا میں گرنے سے 26۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

★......★......★......★

ملکی خبریں

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم سے مل کر پاکستان کی تاریخ بدل دیں گے۔ ایم کیو ایم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھیں گے۔ یہ ملک سب کا ہے عوام کو انصاف فراہم کرنے لئے ڈیوٹی ایمانداری اور جانفشانی سے ادا کرنا ہو گی۔ اب یہ حالت ہے کہ قتل کے مقدمات میں تفتیش فٹ بال کی طرح ٹھوکریں کھاتی ہے۔ ایم کیو ایم کے رہنماؤں نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں وزیر اعظم سے ملاقات کی۔

ایم کیو ایم کے سینیٹر آفتاب شیخ نے ماڈل ٹاؤن میں وزیر اعظم کی رہائش گاہ میں مسلم لیگی اور ایم کیو ایم کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس شاندار محل نما مکان میں جمہوریت کا عوامی مظاہرہ دیکھ کر میں وزیر اعظم کو مبارک باد دیتا ہوں۔ کراچی سندھ اور ایم کیو ایم کی جانب سے اخوت اور بھائی چارہ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ بے نظیر وزیر اعظم تھیں تو اپنا بھائی نہ بنا سکیں۔ ہمارے معاملے میں وزیر اعظم مزید اپنا دل کشادہ کریں۔ اس موقع پر وزیر اعظم کی رہائش گاہ واقع ماڈل ٹاؤن لاہور میں نواز الطاف بھائی بھائی۔ ایم کیو ایم مسلم لیگ اتحاد زندہ باد کے زبردست نعرے لگائے گئے۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ حکمرانوں کا قانون چل رہا ہے۔ قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ سرکاری رہائش گاہ خالی کرانے کا حکم ملا ہے۔ میری موجودگی میں حکومت مرضی کا قانون نہیں بنا سکتی۔ حکمران ملک کو فاؤنڈری کی طرح چلا رہے ہیں۔

سٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے کہا ہے کہ معیشت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ موجودہ ٹیکس انتظامیہ ہے۔ حکومت کی جانب سے شارٹ ٹرم قرضوں کے حصول پر سخت تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسے قرضوں سے اجتناب کرتے ہوئے غیر ملکی قرضوں سے نجات کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

تحریک جعفریہ نے محرم کے دوران مجالس عزاء کی خود حفاظت کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ضلع جھنگ میں محرم الحرام کے دوران امن وامان برقرار رکھنے کے لئے فوج کو طلب کر لیا گیا ہے۔

پنجاب بھر میں گندم کی کٹائی شروع ہوتے ہی موسلادھار بارش اور ژالہ باری کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس کی وجہ سے گندم اور چنے کی فصل کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ جھنگ' سرگودھا اور ملتان ڈویژن میں فصلوں کا زبردست نقصان ہوا ہے۔ لاہور اور گردونواح میں بارش نے جل تھل کر دی۔

مرکزی خدمت کونسل کے چیئرمین ممتاز تارڑ نے کہا ہے کہ خدمت کمیٹیوں کی سفارش پر کرپٹ افسر فارغ کر دیئے جائیں گے۔

گوجرانوالہ میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں دو نوجوانوں کی ہلاکت پر شہریوں نے زبردست مظاہرہ کیا جس سے پولیس اور شہریوں میں جھڑپ کے دوران ایک شہری مارا گیا۔ مظاہرین نے کئی گھنٹے تک جی ٹی روڈ بلاک کئے رکھی۔ تھانہ کینٹ کے ایس ایچ او سمیت 8 اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔

وفاقی حکومت نے سندھ میں قیام امن کے لئے 30 کروڑ روپے دینے سے انکار کر دیا ہے۔

انٹرنیشنل ماسٹر سکواش ٹورنامنٹ
پنجاب سکواش کمپلیکس میں 28۔ اپریل سے 3 مئی تک کھیلا جائے گا۔ ٹورنامنٹ میں انگلینڈ اور آسٹریلیا کے تین تین' ملائشیا کے دو اور فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے ایک ایک کھلاڑی سمیت پاکستان کے 18 کھلاڑی شرکت کر رہے ہیں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

Tel (051) 536393
ALL ELECTRONICS
REPAIR SERVICES PLEASE VISIT
FOR REPAIR OF LONG DISTANCE
CORDLESS TELEPHONE AND
MOBILE PHONE.
57 AL FAISAL MARKET
LIAQUAT ROAD
RAWALPINDI.

برائے فروخت
پلازہ بشمول 6 فلیٹ' 2 دوکانیں' ماڈرن تعمیر شدہ' پانی بجلی موجود' سوئی گیس متوقع' واقع کہکشاں کالونی
رابطہ: ملک محمود احمد 8/ہ دارالعلوم غربی ربوہ
212990
★ مسز رشید ملک
212598

برائے طلباء' طالبات — آئی سی سی — پراسپکٹس مفت
وطنِ عزیز کے اعلیٰ معیاری فنی اداروں میں شمار واحد قابل اعتماد تجربہ کار ادارہ
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس (ائیر کنڈیشنڈ) ربوہ
مختلف شارٹ کورسز/لانگ کورسز نیز ایک سالہ ڈپلومہ کورسز میں داخلہ جاری ہے
پتہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلیٹی سٹور دارالرحمت شرقی ربوہ 343

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
دفتر: 213115